روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 12/اکتوبر 2013ء 6 ذوالحج 1434 ہجری 12/اخاء 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 234

سفر میں قصر نماز

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منٰی میں امن کی حالت میں دو رکعت نماز پڑھائی۔

(بخاری کتاب الجمعہ باب الصلاۃ بمنٰی حدیث نمبر:1021)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

مرزا اسماعیل صاحب خادم حضرت مسیح موعود ابتدائی زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

تہجد کے لئے کبھی میں خود جاگ پڑتا اور کبھی جگا لیتے تھے۔ جگانے میں آپ کا معمول یہ تھا کہ ہلا کر جگایا کرتے تھے۔ جمال بھی وہاں سویا کرتا تھا۔ اور وہ اٹھا نہیں کرتا تھا۔ تب آپ فرماتے کہ اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارو مگر جب وہ یہ کہتے ہوئے سنتا تو فوراً اٹھ بیٹھتا۔ آپ دراصل یہ چاہتے تھے کہ جو کوئی آپ کے پاس رہے۔ باقاعدہ نماز پڑھے اور تہجد میں بھی شریک ہونے کی عادت ڈالے۔ نماز تہجد کے بعد آپ کا معمول تھا۔ کہ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے اور فجر کی نماز اول وقت میں بیت الذکر میں پڑھا کرتے تھے۔

(حیات احمد ص 344)

حضرت حافظ حامد علی صاحب جو حضرت مسیح موعود کے پرانے خادم تھے اور حضور کے پاس صرف چار روپے ماہوار اور کھانے پر ملازم تھے فرمایا کرتے تھے، بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ میں پہلی رات حضرت صاحب کے پاؤں دبانے کے واسطے آپ کی چارپائی پر بیٹھ جاتا تھا مگر پاؤں دباتے دباتے خود بھی اسی چارپائی پر اونگھنے لگتا تھا اور سو جاتا تھا۔ حضرت صاحب کبھی مجھے نہ جھڑکتے نہ خفا ہوتے، نہ اٹھاتے۔ بلکہ تمام رات میں وہیں سویا رہتا اور معلوم نہیں خود حضرت صاحب کس حالت میں گزار دیتے تھے مگر میں آرام سے سویا رہتا تھا۔ تہجد کے وقت حضور ایسی آہستگی اور خاموشی سے اٹھتے کہ مجھے کبھی خبر نہ ہوتی لیکن گاہے گاہے جب کہ آپ کی آواز خشوع وخضوع کے سبب بے اختیار بلند ہوتی مجھے خبر ہو جاتی اور میں شرمندہ ہو کر اٹھتا لیکن اگر میں بے خبری میں سویا رہتا تو حضور مجھے نماز فجر کے واسطے اٹھاتے اور (بیت الذکر) میں ساتھ لے جاتے''۔ (الفضل 3 جنوری 1931ء)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں: کہ 1895ء میں مجھے تمام ماہ رمضان قادیان میں گزارنے کا اتفاق ہوا اور میں نے تمام مہینہ حضرت صاحب کے پیچھے نماز تہجد یعنی تراویح ادا کی۔ آپ کی یہ عادت تھی کہ وتر اول شب میں پڑھ لیتے تھے اور نماز تہجد آٹھ رکعت دو دو رکعت کر کے آخر شب میں ادا فرماتے تھے جس میں آپ ہمیشہ پہلی رکعت میں آیت الکرسی تلاوت فرماتے تھے۔ اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص کی قراءت فرماتے تھے اور رکوع اور سجود میں یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اکثر پڑھتے تھے اور ایسی آواز سے پڑھتے تھے کہ آپ کی آواز میں سن سکتا تھا۔ نیز آپ ہمیشہ سحری نماز تہجد کے بعد کھاتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد 2 ص 12)

محترم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا لڑکا ممتاز احمد بعمر 2 سال ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہو گیا اور کسی دوا سے آرام نہ آتا تھا۔ بیگم کے کہنے پر حضرت مسیح موعود سے دعا کرانے کے لئے قادیان چلے گئے۔ رات 2 بجے قادیان پہنچے۔ دیکھا کہ بیت مبارک تہجد گزار لوگوں سے بھری ہوئی ہے اور حضرت مسیح موعود اندر نماز ادا کر رہے ہیں۔ یہ کیفیت دیکھ کر دل پر بے حد اثر ہوا۔ اور بیعت کر لی۔ اسی روز حضور کی دعا سے بیٹا بھی شفایاب ہو گیا۔ (افسوس کہ ڈاکٹر صاحب بعد میں غیر مبائعین میں شامل ہو گئے)

(تاریخ احمدیت لاہور 315)

حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ عید الاضحیٰ

وقت میں تبدیلی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 16/اکتوبر 2013ء کو آسٹریلیا میں خطبہ عید الاضحیٰ ارشاد فرمائیں گے۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پاکستانی وقت کے مطابق 3:45 بجے صبح براہ راست نشریات کا آغاز ہوگا۔ حضور انور کا یہ خطبہ اسی دن 2:45 بجے دوپہر دوبارہ ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔ احباب ضرور استفادہ فرمائیں۔

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔'' (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ (ناظر اعلیٰ)

مدرسۃ الظفر وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان

کی نئی تعمیر شدہ عمارت کا افتتاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی جاری فرمودہ تحریکات میں سے ایک بابرکت تحریک وقف جدید ہے۔ جو آپ نے 27دسمبر 1957ء کو جاری فرمائی۔ جس کے دیگر اغراض و مقاصد کے علاوہ ایک بنیادی مقصد احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے واقفین کی تیاری ہے۔ حضرت مصلح موعود کی یہ خواہش تھی کہ اس کے ذریعہ ایسے نوجوان بزرگان سلف اور صالحین کے نقش قدم پر چلیں، وہ واقفین زندگی ہوں اور وہ مومنوں کو تعلیم دینے کا کام کریں۔ چنانچہ اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے کثیر تعداد میں احباب جماعت نے اس وقف کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ ان کی ابتدائی کلاس بیت مبارک میں ہوئی اور یہ معلمین کلاس ترقی کرتے کرتے 1998ء میں مدرسۃ الظفر کی شکل اختیار کر گئی۔ اس باقاعدہ ادارہ میں تعلیم حاصل کرنے والے معلمین چار سال میں اپنی دینی تعلیم مکمل کرتے ہیں اور نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتے ہوئے معلم سلسلہ بن کر حضرت مصلح موعود کی خواہش کے مطابق احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کرتے ہیں۔

سالہاسال سے مدرسۃ الظفر دفاتر وقف جدید کی بالائی منزل پر واقع تھا اور طلباء کے قیام و طعام کیلئے دارالصدر شمالی میں عارضی ہوسٹل اقامۃ الظفر قائم کیا گیا تھا۔

تدریسی ضروریات اور معلمین کرام کی تعداد بڑھانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مدرسۃ الظفر اور اقامۃ الظفر کے لئے ایک علیحدہ عمارت تعمیر کئے جانے کی منظوری عطا فرمائی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اب ایک وسیع احاطہ میں یہ عمارت تعمیر کی گئی ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مورخہ 29 ستمبر 2013ء کو دوپہر کے وقت اس عالیشان عمارت کا افتتاح تختی کی نقاب کشائی اور دعا سے کیا۔ اس عمارت کے مختلف حصوں کا جائزہ لینے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت نو تعمیر شدہ عمارت کے ہال میں افتتاحی تقریب کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم حافظ خالد افتخار صاحب ناظم مال وقف جدید نے رپورٹ پیش کی جس میں وقف جدید کے تعارف، معلمین کلاس کا ذکر اور نئی تعمیر ہونے والی عمارت کے بارے میں تفصیلات شامل تھیں۔ انہوں نے بتایا، اس عمارت میں تقریباً 450 طلباء کے لئے تدریس کی گنجائش موجود ہے۔

مدرسۃ الظفر کی نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں کی ضرورت کے مطابق اس عمارت میں دفاتر، سٹاف روم، کمیٹی روم، لائبریری، نصاب سیکشن، لینگوئج لیب، کمپیوٹر لیب، شعبہ سمعی بصری اور سیمینار ہال موجود ہیں۔ انہوں نے کہا طلباء کی موجوہ تعداد کے پیش نظر فی الحال اس عمارت کے بالائی حصے کو ہوسٹل کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے نیز بیسمنٹ میں تین وسیع ہالز موجود ہیں جن میں سے مرکزی ہال کو نماز اور تنظیمی پروگراموں، شرقی ہال کو ان ڈور گیمز اور غربی ہال کو طلباء کے ڈائننگ ہال کے طور پر مختص کیا گیا ہے۔ اسی طرح 19 ایکڑ اراضی کے اس قطعہ میں طلباء کی مختلف گیمز کے لئے گراؤنڈز بھی موجود ہیں۔ ابتدائی طور پر یہاں اساتذہ کے لئے 6 کوارٹرز بھی تعمیر کئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عمارت کے افتتاح کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کو اپنا نمائندہ مقرر فرمایا ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے خطاب میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اس خوبصورت عمارت کو مدرسۃ الظفر مجلس وقف جدید اور تمام احباب جماعت کے لئے مبارک فرمائے اور طلباء کو محض اپنے فضل سے ان اغراض و مقاصد کی تکمیل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بیان فرمائے تھے۔ انہوں نے فرمایا یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہاں سے فارغ ہونے والے طلباء کو صاحب علم اور تقویٰ سے آراستہ فرمائے۔ خطاب کے بعد مہمان خصوصی نے دعا کرائی۔ تمام مہمانان کی خدمت میں ظہرانہ دیا گیا اس تقریب میں خواتین نے بھی شرکت کی جن کے لئے بیٹھنے اور طعام کے لئے

مرسلہ :نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

حضور انور کے جلسہ سالانہ یوکے 2013ء سے دوسرے روز کے خطاب کے سوالات

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

س: حضور انور نے اس خطاب کے آغاز میں کس آیت کی تلاوت فرمائی؟

س: اس وقت تک دنیا بھر کے کتنے ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے؟

س: کن دو نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہوا؟

س: کوسٹاریکا میں احمدیت کا نفوذ کس طرح ہوا؟

س: مونٹینیگرو Montenegro ملک کا حضور انور نے کیا تعارف بیان فرمایا؟

س: دوران سال کتنی نئی جماعتوں اور مقامات میں احمدیت کا پودا لگا؟

س: نئی جماعتوں کے قیام میں کونسا ملک سرِفہرست ہے؟

س: نئی جماعتوں کے قیام کے حوالہ سے حضور انور نے ان ممالک کی کیا ترتیب بیان فرمائی؟

س: حضور انور نے مالی Mali کے ایک گاؤں میں دعوت الی اللہ کی غرض سے پیش آمدہ کس ایمان افروز واقعہ کا تذکرہ فرمایا؟

س: اس سال جماعت کو کل کتنی بیوت الذکر عطا ہوئیں؟ اور کتنی نئی تعمیر ہوئیں اور کتنی بنی بنائی ملیں؟

س: مالی کے ایک بزرگ عبداللہ صاحب کے قبولیت احمدیت کا واقعہ بیان کریں؟

س: دوران سال کتنے نئے مشن ہاؤسز اور مراکز کا قیام ہوا اور اب ان کی کل تعداد کیا ہے؟

س: مشن ہاؤسز کے قیام میں سرفہرست کون سے دو ممالک ہیں؟

س: بیوت الذکر اور دیگر جماعتی تعمیرات کے حوالہ سے جماعت احمدیہ کا خصوصی امتیاز کیا ہے؟

س: اب تک جماعت احمدیہ کتنی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کر چکی ہے؟

س: گیمبیا کے ایک عالم نے کس بات سے متاثر ہو کر احمدیت قبول کی؟

س: حضور انور کے امن کے بارے میں مختلف لیکچرز کو جمع کر کے کونسی کتاب تیار کی گئی نیز اس کا کن زبانوں میں ترجمہ کیا گیا؟

س: دوران سال حضرت مسیح موعود کی کتب کے کن زبانوں میں تراجم شائع ہوئے؟

س: دوران سال کتنی تعدا میں لٹریچر دنیا بھر میں تقسیم ہوا؟

س: نمائش اور بک سٹالز کے ذریعہ کتنے لوگوں تک دین حق کا پیغام پہنچا؟

س: ایک عیسائی پادری نے جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن کو دیکھ کر کیا تاثرات بیان کئے؟

س: ایک مولوی نے 19 عیسائیوں کو کس طرح مسلمان کیا؟

س: حضور انور نے اخبارات میں جماعتی خبروں اور مضامین کی اشاعت کے بارہ میں کیا رپورٹ پیش فرمائی؟

س: توہین آمیز فلم کے بارہ میں سوئٹزرلینڈ کی جماعت نے حضور انور کی ہدایت پر کیا ردّعمل اپنایا اور اس کے کیا نتائج حاصل ہوئے؟

س: دوران سال رقیم پریس لندن سے کل کتنی کتب و رسائل کی طباعت ہوئی؟

س: حضور انور نے MTA کے ذریعہ سے 17 افراد کا قبولیت احمدیت کا کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

س: حضور انور نے ایک نومبائع کی کس مالی قربانی کا ذکر کیا؟

س: MTA اور ریڈیو کی مدد سے احمدیت کا پیغام کتنے لوگوں تک پہنچا؟

س: حضرت مسیح موعود کی کتنی کتب I Book کی شکل میں تیار ہو چکی ہیں؟

س: اس سال واقفین نو کی تعداد میں کتنا اضافہ ہوا؟

س: حضور انور نے مراکش کے ایک نو احمدی کے قبولیت حق کی کیا تفصیل بیان فرمائی؟

س: سعودی عرب سے ایک صاحب نے قبولیت احمدیت کی کیا تفصیل بتائی؟

س: MTA کے پروگرام کو دیکھ کر تیونس سے ایک صاحب کے قبولیت احمدیت کے واقعہ کو بیان کریں؟

س: ریویو آف ریلیجنز کتنی تعداد میں اور کتنے ممالک سے چھپ رہا ہے؟

س: انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹ انجینئرز کی خدمات کی حضور انور نے کیا تفصیل بیان فرمائی؟

س: مجلس نصرت جہاں کے تحت خدمت خلق کے کاموں کی تفصیل بیان کریں؟

س: نومبائعین سے رابطے کی حضور انور نے کیا تفصیل بیان فرمائی؟

س: امسال کتنے افراد، ممالک اور قومیں احمدیت میں داخل ہوئیں؟

س: برکینا فاسو سے ایک صاحب کے قبولیت احمدیت کے ایمان افروز واقعہ کی حضور انور نے کیا تفصیل بیان فرمائی؟

س: کبابیر کے ایک دوست نے احمدیت کے حق میں کس الٰہی نشان کو دیکھ کر احمدیت قبول کی؟

س: حضور انور نے اپنے خطاب کا اختتام کن الفاظ میں فرمایا؟

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم نصیر احمد بدر صاحب

عید کی فلاسفی اور اس کی سچی حقیقت

قرآن کریم میں عید کا ذکر

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں عید کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً ...... (المائدہ 110:5) یعنی اے اللہ ہمارے ربّ! ہم پر آسمان سے (نعمتوں کا) دسترخوان اتار جو ہمارے اوّلین اور ہمارے آخرین کے لئے عید بن جائے اور تیری طرف سے ایک عظیم نشان کے طور پر ہو اور ہمیں رزق عطا کر اور تُو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

عید کے معانی

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''عید کا لفظ اردو، فارسی اور عربی زبان میں خوشی کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن یہ معنی محاورے کے معنی ہیں۔ درحقیقت عید کا لفظ عود سے نکلا ہے اور عود کے معنی دوبارہ واپس آنے اور بار بار آنے والی چیز کے ہیں خوشی کے لئے یہ لفظ اس وجہ سے استعمال ہوتا ہے کہ خوشی ہی ایک ایسی چیز ہے کہ جس کے واسطے بار بار آنے کی خواہش ہوتی ہے۔ ...... (عید کے) اس لفظ میں ایک اور بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ کہ کھوئی ہوئی چیز کے واپس آنے میں جو خوشی ہوتی ہے وہ دوسری چیزوں میں نہیں ہوتی۔ مثلاً کسی شخص کے گھر میں لاکھ روپیہ موجود ہے اس کی موجودگی کی کوئی خاص خوشی نہیں ہوگی جیسا کہ اس کی جیب سے ایک دس روپیہ کے گم شدہ نوٹ کے دوبارہ مل جانے کی خوشی ہوگی۔ اسی طرح ہر وقت پاس رہنے والے عزیزوں اور دوستوں کی ملاقات کوئی ایسی خاص خوشی پیدا نہیں کرے گی جیسا کہ ایک مدت کے بچھڑے ہوئے دوست کی ملاقات سے ہوگی۔''

(خطبات محمود جلد اول صفحہ 33)

فطرت انسانی میں خوشی منانے کی خواہش

اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی ہے کہ وہ خوشی کا خواہشمند ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے جو دین حق تمام بنی نوع انسان کی فطرت کے مطابق عطا فرمایا اس میں مجاہدات کے ساتھ ساتھ خوشی کے لئے عید کا دن بھی مقرر فرمایا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ''عید یا خوشی کا دن چونکہ فطرت انسانی میں داخل ہے اس واسطے تمام قوموں میں عید منائی جاتی ہے عیسائیوں کی عید عنقریب دسمبر کے آخر میں ہونے والی ہے جس کو کرسمس کہتے ہیں ایک اور عید عیسائیوں کی ایسٹر میں ہوتی ہے۔ ہندو بھی دسہرہ اور ہولی مناتے ہیں۔ سِکھ بھی عید کرتے ہیں۔ یہودیوں میں بھی فرعون کی غلامی سے بچنے کے دن سال بہ سال عید ہوا کرتی ہے اور اس کے سوا اور بھی ان کے درمیان عیدیں ہیں۔ غرض کل قوموں میں عید منانے کا دستور چلا آتا ہے۔ یہی انسانی فطرت کا تقاضا ہے اس سے قویٰ میں نشوونما ہوتا ہے لیکن حقیقتاً عید دل کی خوشی سے ہوتی ہے۔ اگر کسی کے گھر میں رات چوری ہوگئی ہو اور اس کا تمام مال لوٹا گیا ہو تو وہ صبح کیا عید منائے گا۔ یا کسی کے ہاں ماتم ہوگیا ہو تو وہ کیا عید کرے گا جب تک کہ دل میں راحت نہ ہو کوئی عید نہیں۔ صرف کپڑوں کی تیاری اور کھانے پینے کا نام عید نہیں ہے مگر عید دل کی خوشی سے بنتی ہے۔''

(خطبات محمود۔ جلد اول صفحہ 7)

پھر فرمایا ''(دین حق) نے تقاضاء فطرت کو پورا کرنے کے لئے دو عیدیں رکھی ہیں جو ہمارے ملک میں ایک بڑی عید اور ایک چھوٹی عید کے نام سے موسوم کی جاتی ہے یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ ان دونوں عیدوں میں ایسی عبادتیں لگائی گئی ہیں کہ ان پر عمل کرنے سے انسان خدا کو پالیتا ہے اور چونکہ حقیقی خوشی وہی ہے جس میں خدا مل جائے۔ اور (دین حق) نے جو عید رکھی ہے اس میں خدا کو پانے کے گر بتائے ہیں اس لئے اس کے واسطے یہ خواہش کرنا بجا ہے کہ یہ دن بار بار لوٹ کر آئے۔ یہ دن ہے جس میں حقیقی راحت کا نشان ہے ...... ہماری عید کیا ہے؟ یہ کہ ہمارا محبوب، ہمارا خدا ہمیں مل جائے جو شخص کوشش کرتا اور محنت برداشت کرتا ہے اس کو اس کا خدا مل جاتا ہے اور پھر ایسا آرام اور ایسی خوشی حاصل ہو جاتی ہے کہ جسے کوئی ہٹا نہیں سکتا''۔

(خطبات محمود۔ جلد اول صفحہ 44)

عیدین کی تاریخیں

اسلامی مہینے جو چاند کے حساب سے ہیں ان میں ماہ رمضان گزرنے پر یکم شوال کو عید الفطر اور دسویں ذوالحجہ کو عید الاضحیٰ منائی جاتی ہے۔ اگر عیسوی کیلنڈر کے ساتھ ان کا موازنہ کیا جائے تو ہر سال قریباً دس دن کا فرق پڑتا ہے اور اس طرح 36 سالوں میں دوبارہ یہ عیدیں انہیں ایام میں آجاتی ہیں۔

عید کی حکمتیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے واسطے دو عیدیں مقرر کی ہیں اور ہر دو میں بڑی حکمتیں رکھ دی ہیں۔ ہر دو میں اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ دل کی سچی راحت جس کو تم تلاش کرتے ہو وہ ہم بتلاتے ہیں کہ کس طرح مل سکتی ہے۔ پہلی عید (عید الفطر) کے قبل ایک ماہ کا روزہ مقرر کیا ہے کہ جب انسان اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کے لئے چھوڑ دیتا ہے اور اس کے لئے بھوک پیاس برداشت کرتا ہے تو یہ اس کے واسطے ایک خوشی کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس عبادت کے بعد وہ ایک عید مناتا ہے۔

دوسری عید میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی طرف اشارہ کرکے ہر مسلمان کو جسے استطاعت ہو قربانی دینے کا حکم ہے۔ اس میں یہ سِرّ ہے کہ تم حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرح اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کردو حقیقی عید یہی ہے''۔

(خطبات محمود جلد اول صفحہ 7)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

''قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر ہم غور کرتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی دنیوی خوشی اور عید وہی ہے جو خدا تعالیٰ کے کہنے پر منائی جائے۔ اسی میں خیر ہے، اسی میں برکت ہے۔ اور جب ہمیں خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ خوش ہو جاؤ اور خوشی سے اچھلو تو ہمارا کام ہے کہ ہم خوش ہوں اور ہماری طبیعتوں میں بشاشت پیدا ہو اور ہم خوشی سے اچھلیں۔ جب ہمارا خدا کہتا ہے کہ کھاؤ اور پیو تو ہمارے لئے یہ فرض ہے کہ ہم اس کے شکرگزار بندے بنتے ہوئے کھائیں بھی اور پئیں بھی اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی کھلائیں اور پلائیں اور اس کے پیچھے جو حقیقت ہے وہ تو ظاہر ہی ہے۔ اس کے پیچھے جو حقیقت ہے وہ سارا رمضان ہے''۔

(خطبات ناصر جلد دہم صفحہ 28)

عید کے دن خوشی کا انتظام کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ فرماتی تھیں کہ: نبی کریم ﷺ میرے پاس آئے اور اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں تھیں جو بعاث کی لڑائی کے گیت گا رہی تھیں۔ آپؐ بچھونے پر لیٹ گئے اور اپنا منہ ایک طرف کرلیا اور حضرت ابوبکرؓ اندر آئے تو انہوں نے مجھ کو جھڑکا اور کہا: شیطان کی بانسریاں نبی ﷺ کے پاس! رسول اللہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: انہیں رہنے دو۔ جب آپ کی توجہ ہٹ گئی تو میں نے ان دونوں کو اشارہ کیا۔ وہ باہر چلی گئیں اور یہ عید کا دن تھا۔ اس دن حبشی لوگ ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منیٰ کے دنوں میں ان کے ہاں آئے اور ان کے پاس دو لڑکیاں تھیں، جو دَف بجا رہی تھیں اور نبی کریم ﷺ اپنا کپڑا اپنے اوپر لئے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان (لڑکیوں) کو جھڑکا تو نبی کریم ﷺ نے اپنے منہ سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا: ابوبکرؓ انہیں رہنے دو یہ تو عید کے دن ہیں اور یہ دن منیٰ کے دن تھے۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ آپؐ نے مجھے پردہ کیا ہوا تھا اور میں حبشیوں کو دیکھتی تھی جبکہ وہ مسجد میں کھیل رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے ان کو ڈانٹا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انہیں رہنے دو۔ بنی ارفدہ! امن سے یعنی بے فکر ہو کر کھیلو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ فرماتی ہیں: حضرت ابوبکرؓ اندر آئے۔ اس وقت میرے پاس انصار کی لڑکیوں میں سے دو لڑکیاں تھیں، وہ گا رہی تھیں جو اشعار بعاث کی جنگ میں انصار نے کہے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں: وہ کوئی ڈومنیاں نہ تھیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ کے گھر میں شیطان کی بانسریاں (لے کر بیٹھی ہو؟) اور یہ واقعہ عید کے دن کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ ہر ایک قوم کی عید ہوا کرتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

خدا نے افراط و تفریط کے درمیان راہ متوسط اختیار کرکے انسان کی خوشیوں کے موقعوں کو عبادت کے ساتھ وابستہ کردیا ہے۔ اگر اطاعت الٰہی نہیں تو دنیا کی کوئی نعمت اس کو خوش نہیں کرسکتی۔ پس خوشی کے موقعوں پر جبکہ غفلت کا زیادہ احتمال ہوتا ہے سب سے پہلے مومنوں کو اکٹھے ہوکر عبادت الٰہی بجالانے کا حکم دیا گیا ہے۔ تا اصل مدعائے زندگی ان کی نظر سے اوجھل نہ ہونے پائے اور ہمیشہ یہ ذہن نشین رہے کہ تمام افراد جب تک اطاعت الٰہی میں داخل نہ ہو جائیں اور جب تک ایک دوسرے کی خوشی میں شریک نہ ہوں کوئی قوم سچی عید نہیں مناسکتی۔

سچی عید یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبودیت میں ہوکر انسان اپنے نفس کی خواہشات پوری کرے۔ جو لوگ لذات نفس میں اندھا دھند منہمک ہو جاتے ہیں وہ بھی حد اعتدال سے نکل جاتے ہیں اور جو اِن سے اپنے آپ کو محروم رکھتے ہیں وہ بھی جادہ استقامت پر نہیں ہوتے۔ نبی کریم ﷺ نے درمیانی راہ پر چل کر بنی نوع انسان کی صحیح رہنمائی فرمائی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو لڑکیوں کے گانے پر ناراضگی کا اظہار کرنے سے روکا۔ دوسرے موقع پر حضرت عمرؓ کو (حبشیوں کو کھیلنے پر ڈانٹنے سے) بھی روکا۔ عورتیں بھی مردوں کی طرح انسان ہیں اور طبعی تقاضوں کو پورا کرنے کی انہیں بھی ویسی ہی خواہش ہے جیسی مردوں کو۔ دینی پردہ عورتوں کی جائز تفریحات میں حائل نہیں

ہوتا۔ روایت میں حضرت عائشہؓ کے پردہ کرنے کا جو ذکر ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حبشیوں کی کھیلیں دیکھنے کے واقعہ سے پہلے پردہ کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ یہ جنگی کرتب تھے جو گتکا کی طرز پر کھیلے جاتے تھے۔ وہ لڑکیاں جنگی گیت گا رہی تھیں۔ پس ایسی کھیلیں اور اس قسم کے گیت حرام نہیں بلکہ قوم میں شجاعت اور بہادری جیسی صفات پیدا کرنے کے لئے ازبس ضروری ہیں۔

(صحیح بخاری ترجمہ وشرح حضرت سید زین العابدین صاحب جلد دوم صفحہ 351-352)

عیدالاضحی کے دن کھانا پینا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: عیدالاضحی کے دن نماز کے بعد نبی کریم ﷺ نے ہمیں مخاطب کیا۔ فرمایا: جس نے ہماری نماز کی طرح نماز پڑھی اور ہماری قربانی کی طرح قربانی کی۔ تو اس نے ٹھیک قربانی کی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی چونکہ وہ نماز سے پہلے ہوئی اس کی کوئی قربانی نہیں۔ اس پر حضرت ابوبردہ بن نیارؓ نے جو حضرت براء (بن عازبؓ) کے ماموں تھے، کہا: یارسول اللہ! میں نے تو اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کر لی تھی۔ میں تو یہ سمجھا تھا کہ آج کھانے پینے کا دن ہے اور میں نے چاہا کہ پہلی بکری جو ذبح ہو وہ میرے ہی گھر میں ہو اس لئے میں نے اپنی بکری ذبح کر دی اور نماز کو آنے سے پہلے ناشتہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا: تمہاری بکری تو گوشت کی بکری ہوئی۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ! ہمارے پاس ایک سال کی پٹھیا ہے جو مجھے دو بکریوں سے بھی زیادہ پیاری ہے۔ کیا وہ میری طرف سے بطور قربانی کافی ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ لیکن تمہارے بعد کسی کو بطور قربانی کام نہ آئے گی۔

عید خوشی کا دن ہے .... رمضان کے خاتمہ پر عید کی صبح کو عیدگاہ کی طرف نکلنے سے پہلے ناشتہ کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اس دن خالی پیٹ روزہ کی حالت میں جانا عید کے اس مفہوم کے منافی ہے جو اسلام ہمارے ذہن نشین کرانا چاہتا ہے۔ اپنے نفس کی خواہش سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق اپنی خواہشات پوری کی جائیں۔ یہ وہ اصل الاصول ہے جس پر اسلام کی تعلیمات کی عمارت قائم ہے اور اسی میں انسان کی اصل عید ہے۔ آپؐ کا طریق عمل اختیار کرنا بتاتا ہے کہ آپؐ ہم سے کیا چاہتے تھے۔ یہی کہ پہلے اپنی عبودیت اور قربانی کا عملی ثبوت پیش کریں پھر وہ عید منائیں اس کے بغیر کوئی عید عید نہیں۔

(بخاری ترجمہ وشرح حضرت سید زین العابدین صاحب جلد دوم صفحہ 353)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عیدگاہ میں اونٹ کی یا دوسرے جانور کی قربانی کرتے تھے۔ ان جانوروں کا شہر سے باہر ذبح کرنا قواعدِ طبیہ کے لحاظ سے بھی پسندیدہ بات ہے۔ عیدالاضحیہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرنے کے بعد گھر لوٹتے اور کھانا تناول فرماتے۔ اسی وجہ سے امام بخاریؒ نے .... اس طرف اشارہ کیا ہے کہ اس دن کھانا نماز اور قربانی کے بعد کھانا مسنون ہے۔

(صحیح بخاری ترجمہ وشرح حضرت سید زین العابدین صاحب جلد دوم صفحہ 379)

حضرت ابوبُردہ بن نیارؓ اپنی خواہش کے مطابق نماز سے پہلے ذبح کر کے کھانے پینے سے فارغ ہو گئے تھے۔ اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شَاتُکَ شَاۃُ لَحْمٍ۔ مسلمانوں کے کام اپنی خواہش کے تحت نہ ہونے چاہئیں۔ ان کے اعمال کا عنوان تو یہ آیت ہے: قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ. (الانعام: 163) کہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت سب رب العالمین کے لئے ہیں۔

(بخاری ترجمہ وشرح حضرت سید زین العابدین صاحب جلد دوم صفحہ 354-355)

آر۔ایس۔بھٹی

قرآن کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ثبوت

نہر پانامہ۔ تعمیر کے متعلق بنیادی معلومات اور موجودہ حیثیت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ: اور وہی ہے جو دو سمندروں کو ملا دے گا۔ یہ بہت میٹھا اور یہ بہت سخت کھارا (اور) کڑوا ہے اور اس نے ان دونوں کے درمیان (سردست) ایک روک اور جدائی ڈال رکھی ہے جو پاٹی نہیں جاسکتی۔ (الفرقان:54)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اس کی شرح میں بیان فرماتے ہیں:

''اس میں بحر الکاہل اور بحر اوقیانوس کا ذکر ہے۔ بحر الکاہل نسبتاً میٹھے پانی کا سمندر ہے اور بحر اوقیانوس کڑوے پانی کا اور ان کے درمیان ایک روک ہے جس کے متعلق ایک دوسری آیت میں فرمایا گیا ہے کہ یہ روک دور کر دی جائے گی اور ان دونوں سمندروں کو ملا دیا جائے گا۔''

(ترجمۃ القرآن)

صدر روز ویلٹ کے زیر نگرانی حکومت امریکہ اور حکومت کولمبیا کے درمیان ایک معاہدہ متوقع تھا۔ جس کے تحت حکومت امریکہ کولمبیا کے علاقہ پانامہ میں ایک نہر کی تعمیر کے لیے اس نہری علاقہ کو ننانوے سالہ لیز (Renewable Lease) پر خرید رہی تھی۔ امریکی سینٹ اس معاہدے کے لئے منظوری دے چکی تھی۔ لیکن کولمبیا کی سینٹ نے اس معاہدے کی توسیع سے انکار کر دیا۔ کیونکہ معاہدے کی تحریر کردہ شرائط سے معاہدے کی مدت لامحدود ہونے کا شبہ ہوتا تھا۔ یہ جون 1902ء ہے۔

لہٰذا امریکی حکومت نے اپنے مہرے تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا اور کولمبیا کے باغیوں کو حمایت کی یقین دہانی کروائی۔ جس کے تحت 2 نومبر 1903ء کو امریکی جنگی بحری جہازوں نے کولمبیا کا پانامہ پر ممکنہ حملہ روکنے کے لیے سمندری راستہ بند کر دیا اور 3 نومبر 1903ء کو پانامہ نے آزادی کا اعلان کر دیا۔ امریکی حکومت نے فوری طور پر نئی ریاست کو تسلیم کیا اور 6 نومبر 1903ء کو فلپ بوناوٴ (جو کہ امریکہ میں پانامہ کے سفیر مقرر ہوئے تھے) نے امریکہ کے ساتھ معاہدہ دستخط کیا۔ جس کے تحت امریکہ کو پانامہ میں نہر تعمیر کرنے کے حقوق مل گئے۔ (اگرچہ بوناوٴ پانامہ کے سفیر کے طور پر امریکہ آئے تھے لیکن وہ ایک فرانسیسی شہری تھے اور سرکاری طور پر ایسا کوئی معاہدہ کرنے کے مجاز نہیں تھے یہ بات کافی عرصہ تک دونوں ملکوں کے درمیان ڈپلومیٹک مسئلہ بنی رہی۔ بہرحال یہ ہمارا موضوع بحث نہیں)

پانامہ میں نہر کی تعمیر

پانامہ میں نہر تعمیر کرنے کا امریکی خواب نیا نہیں تھا۔ سولہویں صدی اور سترہویں صدی سے یہ خواب اپنی تعبیر کی تلاش میں تھا۔ انیسویں صدی میں جب امریکہ، یورپ کی کالونی تھا، تب سے اس کے لئے کوششیں جاری تھیں۔ فرانسیسی ماہرین کی سطح سمندر (Sea-Level Canal) کے برابر ایک نہر بنانے کی کوششیں ناکامی کا منہ دیکھ چکی تھیں۔ ایک فرانسیسی ماہر Ferdinend de Lesspes جو نہر سویز کی تعمیر کر چکا تھا، اس منصوبہ میں خاص دلچسپی لے رہا تھا۔ فرڈینںڈ کے سر پر 164 کلومیٹر لمبی نہر سویز دس سال میں کامیابی کے ساتھ مکمل کرنے کا سہرا سجا تھا۔ لیکن سویز کے مقابلے پر پانامہ کے جغرافیائی حالات کافی مختلف تھے۔ پانامہ ایک پہاڑی علاقہ تھا اور متواتر لینڈ سلائیڈنگ ہوتی تھی۔ سطح سمندر کے برابر نہر لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے جلد ہی ختم ہو جاتی۔

بہرحال فرانسیسیوں نے اپنے پرانے تجربے کی بنا پر اس چیلنج کو قبول کیا۔ 1855ء سے 1877ء تک سروے کرنے کے باوجود جب 1881ء میں جب ایک سطح سمندر کے برابر نہر بنانے کا کام شروع ہوا تو جلد ہی پہاڑوں کی لینڈ سلائیڈنگ اور موسمی اثرات نے اس منصوبے کے عہدے داروں کو ناکوں چنے چبوا دیئے۔ 1889ء تک لاکھوں ڈالر اور 22000 انسانی زندگیاں ملیریا اور پیلے بخار کی نظر ہو چکی تھیں۔ مزدوروں کی زیادہ تر تعداد ایفرو۔ کریبین تھی جو ویسٹ انڈیز سے لائے گئے تھے۔ اس منصوبے کو نامکمل چھوڑ کر 1889ء میں فرانسیسی ٹیم واپس چلی گئی۔ کمپنی بنک کرپٹ ہو گئی اور قریباً 8 لاکھ فرانسیسی معاشی طور پر ختم ہو گئے۔

خاکنائے پانامہ

دو عظیم براعظم شمالی اور جنوبی امریکہ خشکی کے راستے ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں (یا اس نہر کی تعمیر سے پہلے تک ملے ہوئے تھے) بحر الکاہل اور بحر اوقیانوس ان کی شمالی اور مغربی طرف بہتا ہے۔ بحری جہازوں کو بحر الکاہل سے بحر اوقیانوس تک جانے کے لیے جنوبی امریکہ کے آخری کنارے سے چکر کاٹ کر آنا پڑتا تھا۔ پانامہ کے مقام پر خشکی کا یہ راستہ ایک تنگ پٹی کی شکل اختیار کر لیتا ہے، (اس لئے اس کو خاکنائے پانامہ بھی کہا جاتا ہے) اگر ان دو براعظموں کے درمیان میں کسی طرح سے ایک نہر کی تعمیر ہو جاتی تو بحری جہازوں کو یہ کشت نہ کاٹنا پڑتا اور نیویارک سے سان فرانسسکو جانے کے لیے قریباً آٹھ ہزار میل (12600 کلومیٹر) فاصلہ کم ہو جاتا۔

پانامہ میں نہر کی تعمیر اور امریکی دلچسپی

صدر روز ویلٹ جنہوں نے 1901ء میں اپنی دفتری ذمہ داریاں سنبھالی تھیں، اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ امریکہ کے زیر انتظام ایک نہر وسطی امریکہ میں Stretegic اہمیت کی حامل ہے۔ لہٰذا ایک ایسی نہر جو بحر الکاہل اور بحر اوقیانوس کو ملا دے امریکہ کے لیے ناگزیر ہے۔ لہٰذا اس نوزائیدہ ریاست (پانامہ) کے ساتھ اس معاہدے کے تحت امریکہ نے ایک ایسی نہر کی کھدائی کا بیڑہ اٹھایا جو دنیا کے دو عظیم سمندروں کو ملا دے اور ساتھ ہی ساتھ دنیا کے دو عظیم براعظموں کو جو خشکی کے راستے ملے ہوئے ہیں جدا جدا کر دے۔ خشکی کے یہ راستے جو ایک سردست روک تھے۔

نہر کی تعمیر ایک مشکل امر تھا۔ لیکن خدائی پیشگوئیاں اس مشکل ترین اور اپنے وقت کے مہنگے ترین منصوبے کو مکمل کرنے کے لیے دنیا کی اس

ابھرتی ہوئی طاقت کو مجبور کر رہی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

’’......اور یاجوج ماجوج کے سب دنیا پر غلبہ کا ذکر اس طرح ملتا ہے جس طرح سمندری لہریں موج در موج بڑھتی جاتی ہیں۔ پس ان کا غلبہ دراصل سمندری غلبہ کے نتیجہ میں شروع ہونا تھا۔‘‘

(ترجمۃ القرآن)

چنانچہ امریکہ نے فرانسیسی ٹیم کی تمام تر مشینری اور کھدائی چالیس ملین ڈالر کے عوض خرید لی اور ہر سال نئی قائم شدہ مملکت پانامہ کو دس ملین ڈالر دینے کا معاہدہ کیا۔

نہر کی تعمیر کے لیے جو کمیشن قائم کیا گیا یہ سیکرٹری آف وار ولیم ہاورڈ کی زیرنگرانی تھا۔ جان فنڈلی جو اس منصوبے کے چیف انجینئر مقرر ہوئے تھے ان کی تنخواہ پچیس ہزار ڈالر سالانہ مقرر ہوئی۔ یہ اپنے وقت کی صدر امریکہ کے بعد سب سے زیادہ تنخواہ تھی۔ اگرچہ فنڈلی اس عہدے پر دو سال ہی کام کرسکے اور جون 1905ء کو مستعفی ہوگئے۔ بلکہ ان کے بعد آنیوالے چیف انجینئر جان فرینک سٹیون بھی دو سال بعد ہی مستعفی ہوگئے۔ لیکن ان دو سالوں میں انہوں نے نہر کی تعمیر کے لیے انفراسٹرکچر بنا ڈالا۔

سی۔لیول کینال کے بجائے ایک Elevated تین لاکس Locks والی نہر کا منصوبہ انہی کی کاوشوں سے منظور ہوا۔ جس کے ساتھ ڈیم اور لاکس کے دو سیٹ بنائے جانے تھے۔ جو کہ جہازوں کو Reservoir کی سطح تک بلند کریں اور پھر دوسرے سمندر کی سطح تک نیچے لے جائیں۔

سٹیون کی ابتدائی کامیابیوں میں سے کارکنوں کے لئے گھر، کیفے ٹیریا، ہوٹل، پانی کا انتظام، Repair شاپ، گودام اور دوسری ضروری اشیاء کی فراہمی تھا۔ مزدوروں کو رغبت دلانے کے لیے عام مزدور کی روزانہ مزدوری 0.9$ مقرر کی گئی اور سٹیم شاول آپریٹر کی روزانہ مزدوری 8$ تھی۔ مزدورں کو گھر کی سہولت، بیماری کے دوران تعطیل کی سہولت اور مکمل طبی سہولیات کی فراہمی دی گئی۔ چند سالوں کے بعد جب یہ بات واضح ہوگئی کہ کینال زون مزدوروں کے لیے ایک محفوظ جگہ ہے اور اچھی تنخواہ اور معقول گھنٹے کام لیا جا رہا ہے تو مزدوروں کی وہاں کھپت کرنا آسان ہوگیا۔

ڈاکٹر کالوس فن نے 1881ء میں یہ مفروضہ بیان کیا تھا کہ ممکن ہے کہ ملیریا بخار اور ییلو فیور (Yellow Fever) کی وجہ مچھر ہی ہو۔ بعد میں ڈاکٹر والٹر ریڈ جو امریکن آرمی کے ڈاکٹر تھے، نے 1900ء میں اس مفروضے کی تصدیق کی۔

اس لئے سٹیون نے اس بات کو مدنظر رکھا کہ ورکرز کے لیے گھر بناتے ہوئے جالیوں کا استعمال کیا جائے۔ دو سالوں کی محنت کے نتیجہ میں ملیریا کا قریباً خاتمہ ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ فرانسیسی منصوبے کی نسبت امریکی منصوبہ میں شرح اموات بہت کم ہیں۔ یہ امریکی پراجیکٹ کی ابتدائی کامیابیوں میں سے ہے۔

سٹیون کے 1907ء میں استعفیٰ کے بعد صدر روز ویلٹ نے اعلان کیا کہ وہ ایسا چیف انجینئر مقرر کریں گے جو مستعفی نہ ہوسکے۔ لہٰذا انہوں نے یہ ذمہ داریاں امریکی فوج کے میجر جارج واشنگٹن جیو تھیلس کے سپرد کیں۔ جیو تھیلس کو نہریں، Locks، ڈیم کی ڈیزائننگ، اور تعمیر کا خاص تجربہ تھا۔ انہوں نے پانامہ میں کام کو 1914ء تک کامیابی کے ساتھ مکمل کیا۔

نہر کی تعمیر کے بنیادی حصے

نہر کی کھدائی کا کام 1914ء میں مکمل ہوا۔ دو مصنوعی جھیلیں بنائی گئیں۔ جو پانامہ نہر کا اہم حصہ ہیں۔ ان جھیلوں کے بنانے کے لیے چار ڈیم بنائے گئے۔ دو چھوٹے ڈیم Miraflores کے مقام پر ہیں۔ یہ مٹی کے ڈیم ہیں۔ ایک ڈیم Pedro Minguel پر بنایا گیا جو Gatun جھیل کے لیے ناگزیر تھا۔ ایک ڈیم جو Gatun کہلاتا ہے دریائے چگریز Chegres کے قدرتی بہاؤ کو روکنے کے لیے بنایا گیا اور جس سے Gatun جھیل بنی۔

اٹلانٹک کی طرف سے داخل ہونے پر Limon Bay ہے یہ قدرتی ہاربر ہے۔ جو کہ ایک Colon Free Trade Zone ہے یہ 8.7 کلومیٹر لمبی ہے۔ پھر 3.2 کلومیٹر پانی کا راستہ ہے جو کہ اٹلانٹک سے لاکس Locks کی طرف لے جاتا ہے۔ پھر Gatun Locks ہیں جو کہ 1.9 کلومیٹر لمبے ہیں۔ یہ بحری جہازوں کو 87 فٹ یعنی 26.5 میٹر تک اوپر اٹھاتے ہیں اور Gatun جھیل میں داخل کر دیتے ہیں۔ جھیل سے دریائے چگریز اور گٹون جھیل کی وجہ سے بڑھ گیا ہے اس کا ساڑھے آٹھ کلومیٹر کا راستہ ہے۔ پھر جیرالڈ کٹ کا قریباً ساڑھے بارہ کلومیٹر کا راستہ ہے۔ یہ دو براعظموں کے درمیان کا راستہ ہے۔ پھر Pedro Menguel lock لاک ہے۔ جو قریباً ڈیڑھ کلومیٹر لمبا ہے۔ یہاں سے اترائی شروع ہوتی ہے۔ یہ جہازوں کو اکتیس فٹ تک نیچے لے جاتا ہے۔ پھر مصنوعی Miraflores جھیل ہے جو 1.7 کلومیٹر لمبی ہے یہ سمندر سے 54 فٹ بلند ہے۔ پھر دو سٹیج کا Miraflores Locks ہیں جو 1.7 کلومیٹر لمبے ہیں اور 54 فٹ کی اترائی دیتے ہیں۔ Miraflores Locks سے آپ بال بوآ ہاربر میں پہنچ جاتے ہیں۔ ہاربر سے ایک Exit Channel آپ کو پیسیفک اوشن میں پہنچا دیتی ہے۔

لیجیے آپ نے دنیا کے واحد اوشن۔ٹو۔اوشن پانیوں کا 77 کلومیٹر لمبا سفر مکمل کرلیا۔ یہ انجینئرنگ کے معجزات میں سے ہے۔ جدید دنیا کا ایک عجوبہ...... یہ سفر قریباً پندرہ گھنٹے میں مکمل ہوتا ہے۔ جس میں سے آدھا وقت آپ کو اپنی باری کے انتظار میں گزارنا ہوتا ہے۔ کیونکہ تینوں لاکس میں سے گزرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر لاک کا دروازہ کھلتا ہے اور جہاز اس میں داخل ہوتا ہے پھر دوسرے اور پھر تیسرے کا بھی یہی طریقہ ہے۔ جہازوں کی ایک بڑی تعداد روزانہ اس راستے سے دو سمندروں کے درمیان سے گزرتی ہے اور یہ تعداد روزانہ بڑھتی جاتی ہے۔ پانامہ کی قدرتی سمت بحر اوقیانوس سے بحر الکاہل میں داخل ہوتے وقت شمال مغربی سے جنوب مشرقی سمت ہے۔

نہر کے راستے سفر امریکہ کے مشرقی ساحل سے مغربی ساحل تک کا سفر بہت مختصر ہوگیا ہے۔ بہت سے تیل کے سپر ٹینک، فوجی بحری بیڑے اور جنگجو ہوائی جہازوں کو اٹھائے ہوئے بحری جہاز یہ راستہ استعمال کرتے ہیں۔

جیرالڈ کٹ

نہر پانامہ کے تعمیراتی کمالات کی بات نامکمل رہتی ہے اگر کولیبرا کٹ یا جیرالڈ کٹ کا ذکر نہ کیا جائے۔ نہر کی تعمیر کے راستے میں ایک بڑی رکاوٹ دو براعظموں کے درمیان یہ چٹانی مقام سطح سمندر سے 110 میٹر بلند ہے۔ گویا نہر کے راستے میں ایک بلند دیوار۔ امریکن فوج کے میجر جیرالڈ جو اس مقام پر تعمیر کے لیے تعینات تھے۔ ان کے نام سے بعد میں اس جگہ کو موسوم کیا گیا۔ کیونکہ وہ نہر کے افتتاح سے چند ماہ قبل برین ٹیومر سے فوت ہوگئے۔ انہوں نے اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے خود کو وقف کردیا۔ اگر آپ انٹرنیٹ پر اس کٹاؤ کی تصاویر دیکھیں تو دو پہاڑوں کے درمیان سے نہر گزرتی نظر آتی ہے۔ یہ کٹاؤ بنانے کے لیے چھ ہزار مزدوروں نے روزانہ اس جگہ کام کیا۔ 27000 ٹن ڈائنامائٹ استعمال ہوا۔ گرد بٹھانے کے لیے سٹیم شاول استعمال ہوتے۔ 160 ٹرین روزانہ اس کھدائی کو لے کر جاتی تھیں۔ کھدائی کا مواد 7 کروڑ 60 لاکھ میٹر کیوب نکالا گیا۔ 20 مئی 1913ء کو یہ کٹاؤ نہر کے برابر ہوا۔ 5 دسمبر 1913ء کو میجر جیرالڈ کی وفات ہوئی۔

زیر استعمال آلات

ریل روڈ، سٹیم شاول، سٹیم ہاورڈ ٹرین، دیو ہیکل ہائیڈرالک چٹان کرشر، سیمنٹ مکسچر، ڈریجز، نیومیٹک ڈرل۔ بہت سے آلات نہر کی تعمیر کے لیے خصوصاً بنائے گئے تھے اور امریکی انڈسٹریز کے بنے ہوئے تھے۔ صرف تین سٹیپ کے لاکس بنانے کے لیے ہی ساڑھے چار ملین یارڈ کنکریٹ کا استعمال ہوا۔ اس دوران چھ بڑی لینڈ سلائیڈنگ ہوئیں۔ چٹان کو کٹائی کے بعد سیمنٹ سپرے کیا جاتا تھا۔

نہر کی تکمیل

15/اگست 1914ء کو نہر کا افتتاح ہوا۔ اگرچہ افتتاح کے موقع پر ایک بڑی سرکاری تقریب کی تیاری تھی لیکن پہلی عالمی جنگ شروع ہوجانے کی وجہ سے ایسا نہ ہوسکا اور ایک شاندار افتتاح کی جگہ ایک چھوٹی سی مقامی تقریب نے لے لی۔

بال بوا (Vasco Núñez de Balboa) کے چار سو سال کے بعد پہلی مرتبہ خاکنائے پانامہ پانی کے راستے طے ہوا۔ ان صاحب نے پہلی مرتبہ 1513ء میں ایک مہم کے دوران خاکنائے پانامہ کو عبور کیا اور بحر الکاہل کے پانیوں کو دریافت کرنے والے پہلے یورپین کہلائے۔ پانامہ میں بہت سی جگہیں، بہت سے پارک، بہت سے مونومنٹ بال بوا کے نام سے موسوم ہیں اور پانامہ کی کرنسی کا نام بھی بال بوا ہے۔

نہر کی وسعت کا کام آج بھی جاری ہے اور موجودہ کام کی تکمیل اگلے سال اس نہر کے سو سال پورے ہونے موقع پر متوقع ہے۔

اخراجات اور اموات

اخراجات کا تخمینہ فرانسیسی منصوبے کے دوران 287 ملین ڈالر خرچ ہوئے اور امریکن منصوبے کے دوران 352 ملین ڈالر خرچ ہوئے جو کل ملا کر 639 ملین ڈالر بنتی ہے۔

فرانسیسی منصوبے کے دوران قریباً 22000 اموات ہوئیں اور امریکن منصوبے کے دوران 5600 افراد جان کی بازی ہارے۔

لیکن دنیا ہمیشہ کے لیے بدل گئی۔ انسانی تاریخ کا سب سے بڑا اور انجینئرنگ کا سب سے عظیم کارنامہ۔

آمدنی

پانامہ نہر نے اپنی ننانوے سالہ تاریخ کامیابی کے ساتھ گزاری ہے اور ایک اچھی آمدنی کا ذریعہ ہے۔ اس وقت یہاں 75 ہزار لوگ کام کر رہے ہیں۔ سب سے زیادہ ٹال پانامہ نے اپنی تاریخ میں کروز شپ ’’ناروتجین پرل‘‘ سے وصول کیا۔ یہ 3 لاکھ 75 ہزار 600 امریکی ڈالر تھا۔ یہاں سے گزرنے کا ٹال مختلف سائز اور اس مواد کے لحاظ سے ہوتا ہے جو جہاز لے کر جا رہے ہوں۔ پانامہ نہر کی سالانہ آمدنی 2006ء میں 1.4 بلین ڈالر تھی۔ 2007ء میں 14721 جہاز یہاں سے گزرے جو 313 ملین ٹن وزن اٹھائے ہوئے تھے۔ یہ ایک ریکارڈ تھا۔

نہر میں امریکی دلچسپی کی وجوہات

1898ء میں امریکہ اور سپین لڑائی کے

کنارے پر تھے۔ جو کہ امریکی بحریہ کی یقینی طور پر پہلی جنگ تھی۔ اس میں سان فرانسسکو سے کریبین تک کا راستہ 67 دنوں میں طے ہوا۔ روز ویلٹ کے ذہن میں یہ بات واضح ہو چکی تھی کہ نہ صرف تجارتی غرض کے لئے بلکہ فوجی اغراض کے لیے بھی امریکہ کے زیر انتظام ایک نہر ناگزیر ہے تا کہ امریکی فوج دنیا کے دو بڑے سمندروں پر غلبہ حاصل کر لے۔

جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ 77 کلو میٹر لمبی اس نہر کی تعمیر کا کام براہ راست امریکی فوج کے زیر نگرانی ہوا۔ اس نہر کی فوجی اہمیت دوسری عالمی جنگ کے دوران ثابت ہوئی۔ جب امریکہ نے اس نہر کو اپنے تھکے ماندے بحری بیڑوں کو تازہ دم کرنے کے لیے استعمال کیا۔ بعض بہت بڑے بحری بیڑے بھی امریکہ نے اس نہر کے راستے بھجوائے۔ اس مقصد کے لیے امریکہ نے اس نہر میں مختلف اوقات میں توسیع بھی کیں۔

اس طرح سے حضرت مسیح موعود کے الہام ''کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں'' کے پورا ہونے میں اس نہر نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔ اس نہر کی غیر موجودگی اتنے بڑے پیمانے پر امریکی جہازوں کی مومنٹ ممکن نہ تھی۔

نہر کی موجودہ حیثیت

امریکہ نے پانامہ سے یہ جگہ ایک معاہدے کے تحت خریدی تھی۔ اس کا سرکاری نام U.S. Territory in Panama تھا اور اسے کینال زون کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ لیکن پانامہ کی معیشت میں اس نہر کا حصہ بہت محدود تھا۔ اس کینال زون میں رہنے والے امریکی شہری کہلاتے تھے اور جو ویسٹ انڈیزی یہاں کام کرتے تھے سب کو امریکی شہری مانا جاتا تھا۔

پانامہ میں امریکہ کے خلاف پرتشدد مظاہرے 1960ء میں شروع ہوئے۔ جن کی وجہ سے امریکہ اور پانامہ کے درمیان معاہدہ 1977ء میں ہوا۔ جس کے تحت امریکہ نے 1979ء تک کینال زون کا ساٹھ فیصد حصہ پانامہ کی حکومت کو واپس کر دیا اور باقی کا علاقہ جو کینال ایریا کہلایا 31 دسمبر 1999ء کو رات بارہ بجے واپس کر دیا گیا۔

1977ء کے معاہدے کے بعد سے نہر کو ''نیوٹرل انٹرنیشنل واٹر وے'' کی حیثیت حاصل ہے۔ یہاں تک کہ جنگوں کے دوران بھی اسے ایک محفوظ راستے کی حیثیت حاصل ہے۔ 1999ء کے بعد سے امریکہ اور پانامہ مشترکہ طور پر نہر کے دفاع کی ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے ہیں۔

مکرم خالد اقبال صاحب

میرے پھوپھی زاد ایوبی بھائی کی یادیں

میرا ایوبی بھائی سے بہت پرانا تعلق تھا۔ یہ میرے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ ان کے نانا چوہدری غلام حسین صاحب میرے دادا چوہدری محمد حسین صاحب کے بڑے بھائی تھے۔ ایوبی بھائی اپنے والدین کے ساتھ چٹا گانگ، مشرقی پاکستان میں رہتے تھے۔ ان کے والد مکرم مصلح الدین سعدی صاحب مشرقی پاکستان میں فلپس کمپنی کے ڈائریکٹر تھے۔ 1950ء کی دہائی کے آخر میں۔ اس دوران میرے نانا جان مکرم ڈاکٹر میاں عبدالحمید صاحب مع اپنے اہل وعیال بطور چیف میڈیکل آفیسر پاکستان ایسٹرن ریلویز چٹا گانگ میں مقیم تھے۔ چونکہ دونوں خاندان احمدی اور پنجابی تھے اس لئے ان کا آپس میں بہت زیادہ ملنا جلنا تھا۔ 1960ء میں میرے والدین کی شادی سے یہ تعلق رشتہ داری میں بدل گیا۔ ایوبی بھائی شروع سے ہی بہت ہر دلعزیز اور زندہ دل تھے۔ میری پیدائش چٹا گانگ، مشرقی پاکستان کی ہے۔ یہ لوگ اس وقت وہیں پر تھے۔ میری نانی جان نے خاص طور پر ایوبی بھائی کو بلوایا اور کہا کہ میرے نواسے کو ایوبی گڑتی دے گا۔

طالب علمی کے زمانہ میں یہ لوگ مشرقی پاکستان میں تھے۔ باقاعدہ تعلیم حاصل کر نہ پائے۔ غالباً F-A کیا تھا۔ مگر بلا کے ذہین تھے اور کوئی یہ نہ کہہ سکتا تھا کہ یہ زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہیں۔ 1965ء میں ان کے ابا جان کی وفات ہوئی۔ کچھ عرصہ وہاں اپنی ایک کمپنی بنائی اور اس میں کام کرتے رہے۔ مشرقی پاکستان کے حالات خراب ہونے کی وجہ سے یہ لوگ مغربی پاکستان آ گئے۔ پھوپھی جان ان کی بیٹی اور چھوٹا بیٹا یہ سب راولپنڈی چلے گئے۔ چونکہ میرے ابی جان 1970ء میں بھلوال ضلع سرگودہا چلے گئے تھے اس لئے ایوبی بھائی ہمارے پاس کراچی آ گئے اور کچھ عرصہ ہمارے پاس رہے۔ اسی دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ربوہ سے کراچی تشریف لائے۔ اس موقع پر ایوبی بھائی نے حضور کے ساتھ ڈیوٹی دی۔ آپ کے دادا ماسٹر قادر بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے اور قادیان میں رہائش پذیر تھے۔ ان کے والد محترم مصلح الدین سعدی صاحب بھی قادیان میں رہے تھے اور ان کا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث سے قبل از خلافت بہت زیادہ قریبی تعلق تھا۔ اسی تعلق کی بناء پر حضور نے ایوبی بھائی سے ان کے کام کاج کے بارے دریافت کیا اور انہیں ازراہ شفقت اپنے پاس دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں رکھ لیا۔ اور اس طرح ایوبی بھائی کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ تعلق قائم ہوا اور حضور نے بھی ان کو اپنے بچوں کی طرح اپنے ساتھ رکھا۔ حضور اپنے ذاتی نوعیت کے کام ان کو ہی دیتے تھے۔ اس طرح ایک لمبا عرصہ حضور کے ساتھ گزارا۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے ساتھ بھی بڑا مضبوط تعلق تا دم وفات رہا۔ ربوہ میں شروع میں محلہ دارالرحمت اور پھر حلقہ دارالصدر شرقی میں رہائش رکھی۔ اسی عرصہ میں اپنی والدہ اور دیگر افراد خانہ کو ربوہ لے آئے۔ آپ ہنس مکھ اور زندہ دل انسان تھے اسی لئے افراد خاندان جب بھی ربوہ آتے ہمیشہ ان کے پاس ہی قیام کرتے۔ حالات حاضرہ پر مکمل عبور حاصل تھا۔ گھر میں یا گھر سے باہر کسی بھی موضوع پر بات ہو رہی ہوتو اس میں بھر پور حصہ لیتے۔

1975ء میں ان کی شادی ان کے ماموں چوہدری عبدالشکور صاحب کی بڑی صاحبزادی انیسہ شکور سے ہوئی۔ ان سے آپ کے چار بچے ایک بیٹی نمود سحر اہلیہ مکرم عبدالودود صاحب ملتان اور تین بیٹے مکرم کمال الدین ایوبی صاحب لندن، مکرم احمد اسماعیل صاحب یہ جوانی میں موٹر سائیکل کے حادثہ میں وفات پا گئے۔ ان کی وفات کو بڑے حوصلہ سے برداشت کیا۔ اور چوتھے بیٹے مکرم صبیح صادق ایوبی صاحب جو کہ تمام وقت ایوبی بھائی کے ساتھ رہے اور آخر وقت تک ان کی خدمت کرتے رہے۔ طالبعلم ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزاء خیر دے آمین۔

ربوہ میں قیام کے دوران خدام الاحمدیہ مقامی میں مختلف عہدوں پر خدمات کی توفیق ملی۔ 1978ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ کسر صلیب کانفرنس کے لئے لندن جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

Character Building میں کمال رکھتے تھے اور شوق بھی تھا۔ ہر کسی کے کام آنے والے انسان تھے۔ کبھی کسی کو نہ نہیں کی۔

ہم لوگ 1971ء میں کراچی سے بھلوال ضلع سرگودہا گئے۔ ہمارا اکثر ربوہ جانا ہوتا اور ان کے گھر ٹھہرتے۔ اور اس طرح پرانی یادیں واپس لوٹ آتیں۔ 1977ء میں ابی جان کو ایران میں ملازمت ملی حضور کے مشورہ سے مجھے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخل کروایا اور ایوبی بھائی کے گھر رہنے کا موقع ملا۔ میں 1981ء تک ان کے گھر رہا۔ بیت مبارک ان کے گھر کے پاس ہی تھی روزانہ بیت مبارک میں جا کر نماز ادا کرنے کا موقع ملا۔ جب بھی حضور سے ملنے کو دل چاہا بھائی جان سے کہا اور ان کے کہنے کے مطابق حضور کے بیت مبارک کے جانے کے راستہ میں بعد نماز عصر نماز کے فوراً بعد حضور کے محراب سے نکلتے ہی مختصر ملاقات کرنی۔ ایک مرتبہ ایوبی بھائی نے حضور سے ملاقات کے لئے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے آنے کو کہا۔ بعد نماز عصر حضور احمد نگر اپنی زمینوں پر تشریف لے جاتے تھے۔ میں انتظار میں تھا حضور تشریف لائے بھائی جان نے تعارف کروایا ''حضور یہ باجی شیریں کا بیٹا ہے'' حضور رکے اور ایک دم زور سے بولے ''ہیں۔ یہ تو چوہدری حمید صاحب کا بیٹا ہے۔'' یہ حضور کا ہم سب سے پیار تھا۔ میں نے بھائی جان کو کبھی بھی غصہ میں نہیں دیکھا۔ بات کو گہرائی تک سمجھتے اور مشورہ بھی صحیح دیتے۔

1982ء کے شروع میں انہوں نے حضور سے رخصت لی اور ربوہ میں اپنا کام شروع کیا۔ صدر انجمن کے کوارٹرز چھوڑ کر پہلے کچھ عرصہ دارالصدر شمالی اور پھر محلہ دارالبرکات میں قیام کیا۔ اسی دوران 1983ء دسمبر میں جرمنی چلے گئے اور چار سال وہاں رہنے کے بعد 1987ء میں واپس ربوہ آ گئے۔ 1987ء میں ہی ربوہ سے اسلام آباد شفٹ ہو گئے۔ وہاں قیام کے دوران عزیزم احمد اسماعیل کی وفات ہوئی۔ اسلام آباد میں رہائش کے دوران جماعتی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ اکثر جلسہ UK میں شرکت کرنے کی بھی توفیق ملی۔ 2005ء میں قادیان جلسہ پر گئے واپسی پر پراسٹیٹ کی تکلیف شروع ہوئی جس کا آپریشن شوکت خانم ہسپتال لاہور سے کروایا مگر بیماری شدت اختیار کر گئی جس سے ٹانگوں میں اثر پڑا اور پھر تا وقت وفات صاحب فراش رہے۔ کچھ عرصہ بغرض علاج لاہور رہے۔ 2006ء میں مجھے اپنا گھر بنانے کی توفیق ملی اس کی تعمیر کے بارہ میں قیمتی نصائح کیں۔

ان کی بیٹی اور داماد ملتان میں تھے اس لئے 2007ء سے مستقل رہائش ملتان میں اختیار کر لی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

18/اکتوبر 2013ء

5:05 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	Beverly Hills میں 11 مئی 2013ء کو استقبالیہ تقریب
7:40 am	جاپانی سروس
8:00 am	خطبہ جمعہ Live
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:05 pm	پیس کانفرنس 2013ء: حضور انور کے ویلنسیا سپین کے سفر کی دستاویزی رپورٹ
1:00 pm	سرائیکی سروس
1:25 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	دینی وفقہی مسائل
4:40 pm	درس حدیث
5:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18/اکتوبر 2013ء
6:15 pm	عید کی تقریبات
7:00 pm	تلاوت قرآن کریم
7:30 pm	Shotter Shondhane
8:10 pm	بچوں کے لئے عید کا سپیشل پروگرام
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18/اکتوبر 2013ء
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	سپین کا سفر 2013ء

19/اکتوبر 2013ء

12:15 am	ریئل ٹاک
1:20 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18/اکتوبر 2013ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:00 am	سپین کا سفر 2013ء
7:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18/اکتوبر 2013ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 24 جولائی 2009ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
1:55 pm	سوال وجواب 3 دسمبر 1995ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اکتوبر 2013ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	سپاٹ لائیٹ
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے

20/اکتوبر 2013ء

12:35 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:35 am	سٹوری ٹائم
3:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18/اکتوبر 2013ء
5:00 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:55 am	الترتیل
6:25 am	جلسہ سالانہ یوکے
7:35 am	سٹوری ٹائم
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اکتوبر 2013ء
9:05 am	سپاٹ لائیٹ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
11:35 am	یسرنا القرآن
12:10 pm	حضور انور سے طلباء کینیڈا کی ملاقات 19 مئی 2013ء
1:10 pm	فیتھ میٹرز
2:10 pm	سوال وجواب 11 مئی 1984ء
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 دسمبر 2012ء
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اکتوبر 2013ء
7:10 pm	Shotter Shondhane
8:15 pm	حضور انور سے طلباء کی ملاقات
9:20 pm	رفقائے احمد
9:55 pm	کڈز ٹائم
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور سے طلباء کی ملاقات

21/اکتوبر 2013ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:40 am	فوڈ فار تھاٹ
2:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اکتوبر 2013ء
4:00 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:10 am	حضور انور سے طلباء کی ملاقات
7:15 am	فوڈ فار تھاٹ
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اکتوبر 2013ء
8:50 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	الترتیل
11:45 am	بیت الرحمٰن کا 18 مئی 2013ء کو افتتاح
1:10 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:40 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm	فرنچ پروگرام 28 فروری 1999ء
3:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2/اگست 2013ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:00 pm	تامل سروس
4:30 pm	آداب زندگی
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 دسمبر 2007ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:15 pm	تامل سروس
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	بیت الرحمٰن کا افتتاح

22/اکتوبر 2013ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اکتوبر 2013ء
4:00 am	تامل سروس
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 am	الترتیل
6:10 am	بیت الرحمٰن کا افتتاح
7:30 am	کڈز ٹائم
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 دسمبر 2007ء
9:00 am	تامل سروس
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 24 جولائی 2009ء
1:00 pm	طب وصحت
1:30 pm	آسٹریلین سروس
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18/اکتوبر 2013ء
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:15 pm	سپینش سروس
9:00 pm	ہماری تعلیم
9:20 pm	غزوات النبیؐ
10:10 pm	نور مصطفویؐ
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے

23/اکتوبر 2013ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18/اکتوبر 2013ء (عربی ترجمہ)
1:35 am	طب وصحت
2:15 am	آسٹریلین سروس
2:45 am	نور مصطفویؐ
3:05 am	غزوات النبیؐ
4:00 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	جلسہ سالانہ یوکے 24 جولائی 2009ء
7:30 am	آسٹریلین سروس
8:00 am	ہماری تعلیم
8:30 am	نور مصطفویؐ
9:00 am	غزوات النبیؐ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:20 am	الترتیل
11:55 am	جلسہ سالانہ یوکے
12:50 pm	ریئل ٹاک
1:55 pm	سوال وجواب 3 دسمبر 1995ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سواحیلی سروس
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جنوری 2007ء
7:15 pm	بنگلہ سروس

باقی صفحہ 8 پر

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

12/اکتوبر2013ء

دینی وفقہی مسائل	1:25 am
خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اکتوبر2013ء	2:00 am
راہ ہدیٰ	3:15 am
حضور انور کے ساتھ پریس کانفرنس	6:00 am
خطبہ جمعہ 4/اکتوبر2013ء	7:10 am
راہ ہدیٰ	8:25 am
لقاء مع العرب	9:55 am
لجنہ اماء اللہ یوکے کا اجتماع 2 نومبر 2008ء	12:00 pm
سوال وجواب	2:00 pm
خطبہ جمعہ 11/اکتوبر2013ء	4:00 pm
راہ ہدیٰ Live	9:00 pm
لجنہ اماء اللہ یوکے کا اجتماع	11:30 pm

13/اکتوبر2013ء

راہ ہدیٰ	2:00 am
خطبہ جمعہ 11/اکتوبر2013ء	3:55 am
لجنہ اماء اللہ یوکے کا اجتماع	6:25 am
خطبہ جمعہ 11/اکتوبر2013ء	7:50 am
لقاء مع العرب	9:55 am
گلشن وقف نو (خدام الاحمدیہ) 10/اپریل2013ء	12:00 pm
سوال وجواب 6 مئی 1984ء	2:00 pm
خطبہ جمعہ 11/اکتوبر2013ء	6:00 pm
گلشن وقف نو	8:15 pm
گلشن وقف نو (خدام الاحمدیہ)	11:20 pm

دارالضیافت میں قربانی

❁ بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

قربانی بکرا -/14000 روپے

قربانی حصہ گائے -/7000 روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

قربانی کی کھالوں کا ٹینڈر

❁ قربانی کی کھالیں خریدنے کے خواہشمند حضرات اپنے ٹینڈر مورخہ 15/اکتوبر2013ء کی شام 4 بجے تک دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروادیں۔ ٹینڈر اسی روز شام 6 بجے ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

مکرم عطاء الغالب صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ فن لینڈ

جماعت احمدیہ فن لینڈ کا دعوت الی اللہ کا پروگرام

جماعت احمدیہ فن لینڈ کو محض خدا کے فضل واحسان سے مورخہ 6 تا 8 ستمبر 2013ء کو دعوت الی اللہ کے پروگرام کے انعقاد کا موقع ملا۔

پروگرام کا آغاز 6 ستمبر کو خطبہ جمعہ سے ہوا جس میں تمام نماز سینٹرز میں دعوت الی اللہ سے متعلق خلفائے احمدیت کے ارشادات تفصیلی رنگ میں بیان کئے گئے۔

مورخہ 7 ستمبر کو فن لینڈ کے تقریباً آٹھ شہروں اور قصبوں میں انگریزی اور فنش زبان میں پمفلٹس تقسیم کئے گئے۔ پروگرام کا آغاز تمام شہروں میں ایک ہی وقت میں دعا کے ساتھ ہوا۔ اس پروگرام کی حاضری 32 تھی، جن میں 6 لجنہ اور 26 خدام نے حصہ لیا اور اس دن 348 پمفلٹس تقسیم کئے گئے اور ایک مقامی شخص نے مزید معلومات کیلئے اپنی رابطے کی تفصیلات بھی دیں۔

نمائش تراجم قرآن کریم

مورخہ 8 ستمبر بروز اتوار کو اس پروگرام کا آخری حصہ تھا، جس میں سیلو لائبریری (Espoo) میں قرآن مجید کی نمائش کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں قرآن مجید کے 42 زبانوں میں تراجم کی نمائش کی گئی۔ خدام اور لجنہ نے اس پروگرام میں بھی ڈیوٹیاں دیں اور کچھ لوگوں نے اس پروگرام میں دلچسپی ظاہر کی اور کچھ لوگوں نے قرآن مجید حاصل کرنے کی بھی خواہش ظاہر کی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خداتعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں کو قبول فرمائے اور ان میں برکت عطا فرمائے اور ہمیں دعوت الی اللہ کے میدان میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

تصحیح

روزنامہ الفضل 11/اکتوبر 2013ء صفحہ 2 کالم 1 پر پہلا فقرہ یوں پڑھا جائے۔ ''زبان اردو کے بے بدل شاعر داغ نے کسی زمانے میں یوں سخن آرائی کی تھی۔''

بقیہ از صفحہ 7۔ ایم ٹی اے کے پروگرام

آخری زمانہ کی علامات	8:55 pm
فیتھ میٹرز	9:40 pm
الترتیل	10:35 pm
عالمی خبریں	11:05 pm
جلسہ سالانہ یوکے	11:25 pm

24/اکتوبر2013ء

ریئل ٹاک	12:20 am
آخری زمانہ کی علامات	2:00 am
خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2008ء	2:45 am
انتخاب سخن	4:00 am
عالمی خبریں	5:05 am
تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات	5:25 am
الترتیل	5:45 am
جلسہ سالانہ یوکے	6:15 am
دینی وفقہی مسائل	7:10 am
قرآنک آرکیالوجی	7:45 am
آخری زمانہ کی علامات	8:15 am
فیتھ میٹرز	9:00 am
لقاء مع العرب	9:55 am
تلاوت قرآن کریم	11:00 am
یسرناالقرآن	11:30 am
ہاؤس آف پارلیمنٹ 2013ء میں استقبالیہ 11 جون 2013ء	11:50 am
Beacon of Truth (سچائی کا نور)	12:55 pm
ترجمۃ القرآن	1:55 pm
انڈونیشین سروس	3:05 pm
پشتو مذاکرہ	4:05 pm
تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث	5:00 pm
یسرناالقرآن	5:30 pm
Beacon of Truth (سچائی کا نور)	5:55 pm
خطبہ جمعہ فرمودہ 18/اکتوبر2013ء (بنگلہ ترجمہ)	7:00 pm
کسر صلیب	8:05 pm
Maseer-e-Shahindgan	8:50 pm
ترجمۃ القرآن کلاس	9:30 pm
یسرناالقرآن	10:40 pm
عالمی خبریں	11:00 pm
ہاؤس آف پارلیمنٹ 2013ء میں استقبالیہ	11:20 pm

ربوہ میں طلوع وغروب 12۔اکتوبر

طلوع فجر	4:48
طلوع آفتاب	6:07
زوال آفتاب	11:55
غروب آفتاب	5:43

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

❁ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کے لئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

اپنا چشمہ سنٹر
نظر کے فریم سن گلاسز پلاسٹک فریم پر 25% ڈسکاؤنٹ (عید آفر کلر لینز تین کے ساتھ ایک فری) یہ آفر چاند رات تک ہے۔
پروپرائیٹر: میاں سہیل احمد
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0345-7963067

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان
عزیز کلاتھ وشال ہاؤس
لیڈیز وجینٹس سوٹنگ، شادی بیاہ کی فینسی وکامدار ورائٹی
پاکستان وامپورٹڈ شالیں، سکارف جرسی سویٹر تولیہ
بنیان وجراب کی مکمل ورائٹی کا مرکز
کارنر بھوانہ بازار، چوک گھنٹہ گھر، فیصل آباد
041-2604424,0333-6593422
0300-9651583

FR-10

نیشنل الیکٹرک سٹور
ہمارے ہاں گیزر، روم کولر، سیلنگ فین، چارج ایبل فین، رائل فین، جی وی سی پائپ، چائنہ فٹنگ، U.P.S، الٹی پاور سٹیلائزر، بریکر مختلف قسم کے، جی ایم کیبل، پاکستان کیبل، ایچ بی کیبل، انگلش کیبل، ٹیوب لائٹ اور انرجی سیور، گیزر کی ریپئرنگ اور الیکٹریشن کی سہولت بھی میسر ہے۔ نئے اور پرانے گھروں کی وائرنگ وغیرہ بھی کی جاتی ہے۔ گیس کے ہیٹر اور گیس کے چولہے بھی دستیاب ہیں۔ الیکٹرک ڈور لاک، ڈور فون، ٹیلی فون بھی دستیاب ہیں۔
رابطہ نمبر: 042-35111198,35124289
موبائل نمبر 0322-5111198,0336-5111198
40۔جی مین اینیو کالج روڈ گوندل چوک لاہور